بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۴ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ ستمبر بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ نماز نیند آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کی بیوی کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ روزانہ تیز بخار ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے چوالیسویں جلسہ سالانہ کا دوسرا اور تیسرا دن

اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

اختتامی اجلاس سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا بصیرت افروز خطاب

ڈھاکہ ۲ اکتوبر (بذریعہ تار) نمائندہ الفضل مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے چوالیسویں جلسہ سالانہ کے بقیہ دو روز (مورخہ ۲۸ و ۲۹ ستمبر) کی کارروائی کے متعلق حسب ذیل رپورٹ بذریعہ تار ارسال فرمائی ہے:۔

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء کی صبح کو لجنہ اماء اللہ مشرقی پاکستان کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں خواتین کے متعدد لیکچروں کے علاوہ لجنہ کی دعوت پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے بھی تقاریر فرمائیں۔ ہر دو بزرگوں کی عالمانہ اور بصیرت افروز تقاریر سے مستفیض ہونے کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۸ ستمبر کو انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے چوالیسویں جلسہ سالانہ کا سہ پہر کا اجلاس مکرم ڈاکٹر سعید الحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر پاکستان ایسٹرن ریلوے کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مربی سلسلہ احمدیہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب نے یاجوج ماجوج اور خروج دجال پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں اجلاس ہٰذا استقبالیہ تقریب کے لئے ملتوی کر دیا گیا، جس کا اہتمام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دیگر ممبرانِ وفد کے اعزاز میں انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے شاہ باغ ہوٹل میں ۵ بجے شام کیا گیا تھا۔ یہ ایک بہت وسیع اور پُر رونق تقریب تھی۔ اس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق جج محترم جسٹس امیر الدین، محترم جسٹس باقر، ڈویژنل کمشنر جناب جی احمد، جناب بیرسٹر قاضی مظہر حسین، جناب مولانا فضل الکریم ایڈووکیٹ، متعدد دیگر معززین شہر اور اعلیٰ افسران نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر حاضرین کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن)، محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور ان کے بعض سوالوں کے جواب دیئے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر اراکین وفد مشرقی پاکستان کے دورہ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے ہوائی اڈہ پر پُرخلوص پُرتپاک الوداع

ربوہ ۳ اکتوبر۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور اراکین وفد میں سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کل مورخہ ۲ ستمبر کی شام کو مشرقی پاکستان کے دس روزہ نہایت کامیاب دورہ کے بعد بذریعہ طیارہ لاہور جاتے ہوئے بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ جناب محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور بھی وفد میں شامل تھے۔ آپ دو روز کے لئے چٹاگانگ ٹھہر گئے ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ۴ اکتوبر کو واپس تشریف لے آئیں گے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر اور مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دس بجکر ۵۵ منٹ پر ڈھاکہ سے بذریعہ طیارہ روانہ ہوکر سوا دو بجے بعد دوپہر لاہور پہنچے۔ جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے جملہ احباب آپ کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے۔ روانہ ہونے سے قبل آپ نے سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

سوا دو بجے بعد دوپہر لاہور پہنچنے کے بعد آپ نے دو گھنٹہ کے قریب لاہور میں قیام فرمایا۔ اور پھر وہاں سے سوا چار بجے سہ پہر بذریعہ موٹر کار روانہ ہوکر سات بجے شب کے قریب ربوہ تشریف لے آئے۔ یہاں پہنچتے ہی آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ؍ اکتوبر ۶۳ء

اسلامی فرقوں میں اتحاد کے اصول

آج ہر طرف سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ مسلمان فرقوں کو چاہئیے کہ وہ بجائے ایک دوسرے سے نبرد آزما ہونے کے باہم صلح و اتحاد سے رہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اب ہر فرقہ کے سمجھدار لوگ اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ ایسا اتحاد جو ملک و قوم کے لئے مفید ہو اسی وقت ہو سکتا ہے جب تمام فرقوں کے لوگ باہمی اختلافات کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہوں ورنہ اگر اتحاد کا یہ مطلب لیا جائے کہ مختلف فرقوں کے مخصوص عقائد کو مٹا کر سب کو ایک ہی عقیدہ پر لایا جائے تو ایسا نہ تو کبھی پہلے ہوا ہے اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خطوط غیر مسلم بادشاہوں اور رئیسوں کو بھیجے تھے ان میں یہی لکھا تھا کہ آؤ ان باتوں میں تعاون کر لیں جو ہمارے اور تمہارے مابین مساوی برابر ہیں۔ آپ نے یہ نہیں لکھا تھا کہ تم اپنے تمام عقائد چھوڑ کر ہمارے عقائد اختیار کر لو۔

قرآن کریم نے اس مسئلہ پر بالوضاحت روشنی ڈالی ہے۔ قرآن کریم میں عیسائیوں اور یہودیوں کو اسی قسم کے تعاون کی دعوت دی گئی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ عیسائی اپنی انجیل پر اور یہودی اپنی تورات پر عمل پیرا ہوں۔ حالانکہ قرآن کریم کے نزول سے انجیل اور تورات منسوخ ہو چکی ہیں پھر بھی قرآن کریم ان لوگوں سے یہ مطالبہ نہیں کرتا ہے کہ انجیل اور تورات کو چھوڑ دو بلکہ کم سے کم مطالبہ یہ کرتا ہے کہ تم اپنی اپنی کتاب پر دل سے عمل پیرا ہو جاؤ۔ یہی وہ اصول ہے جس پر عمل کر کے آج تمام مسلمان فرقے اتحاد کر سکتے ہیں۔ یعنی ہر فرقہ کو اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق عمل کرنے کے لئے بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے اور جن باتوں میں یکسانی اور برابری ہے ان میں اتحاد عمل دکھایا جائے۔

مثلاً تمام مسلمان فرقے خدا تعالےٰ کی توحید سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم کی حقانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ کسی اسلامی فرقہ کے عقائد کو لے لیں تمام فرقے کم از کم ان تین باتوں میں بالکل متفق ہیں کوئی فرقہ بھی ایسا نہیں ہے جو یہ کہے کہ ہم توحید باریتعالےٰ کو تو مانتے ہیں مگر رسالت اور کتاب کو نہیں مانتے یا رسالت اور توحید کو تو مانتے ہیں مگر قرآن کریم کو کامل کتاب ہدایت تسلیم نہیں کرتے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سمجھتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی تعبیروں میں باہمی اختلافات ضرور ہیں مگر اتحاد کے لئے ان اختلافات کو مٹانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح وہ عظیم فتنہ پیدا ہوتا ہے جو اقوام کو شذرہ شذرہ کر دیتا ہے۔ یہودیوں میں یہی ہوا اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب مسلمانوں میں بھی یہی ہو رہا ہے یعنی بنیادی عقائد کو جن میں سب متحد ہیں ان کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے اور فروعی مسائل جن میں اختلافات ہیں لے کر جنگ و جدل شروع کر دی جاتی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فروعی اختلافات نہیں مٹنے چاہئیں مگر اوّل تو یہ بات ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ تمام اختلافات ختم ہو جائیں دوسرے ایسے اختلافات اس لحاظ سے ضروری ہیں کہ ان کے بغیر امت میں جمود پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ البتہ جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان اختلافات کو باہمی جنگ و جدل کا ذریعہ نہ بنایا جائے اور ایک دوسرے کو فتنہ قرار دے کر تمام دینی زور اس بات پر نہ خرچ کر دیا جائے کہ اس فتنہ کو ختم کرنا چاہیئے۔ اس طرح تو ہر فرقہ دوسرے تمام فرقوں کی نظر میں فتنہ ہے۔ اگر مسلمان فرقے باہمی فتنے ہی مٹانے میں لگے رہیں گے تو دین کا حقیقی کام کب کریں گے۔

آج ملک و قوم کو مسلمان فرقوں کے اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ ضرورت تو ہر وقت رہی ہے مگر آج ہم محسوس کرنے لگے ہیں کہ مسلمان فرقوں کی باہمی آویزشوں نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا ہے اور اتنا کمزور کر دیا ہے کہ غیر ان پر شیر ہو گئے ہیں۔ جدھر دیکھو آج مسلمانوں کو دبایا جا رہا ہے۔ عیسائی ہندو۔ یہودی سب مسلمانوں سے چڑتے ہیں اور ان کو یہی بات یہ ہے کہ وہ ان کو مٹا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بھارت جو ایک سراسر اونچی جاتی ہندوؤں کا محکوم ملک ہے اسرائیل اور عیسائی حکومت سے متحد ہے مگر اس کو اسلامی ممالک کے ساتھ صرف ظاہری تعلقات ہوں تو ہوں دل سے وہ ہرگز ان کا خیر خواہ نہیں ہے۔ سیاسی مصلحتوں کا سوال جداگانہ ہے۔ ہم یہاں صرف مذہبی نقطۂ نظر سے بحث کر رہے ہیں۔ مذہبی نقطۂ نظر سے آج تمام غیر مسلم اقوام اسلام کی اور نتیجۃً مسلمانوں کی دشمن ہیں اس کی کئی وجوہات ہیں جن کی یہاں تفصیل ممکن نہیں تاہم بنیادی وجہ یہ ہے کہ غیر مسلم اقوام مادہ پرست اور بت پرست ہیں۔ اسلام ہر قسم کی مادہ پرستی اور بت پرستی کو مٹانا چاہتا ہے مگر موجودہ مغربی تہذیب عیاشی کی طرف راغب ہے اور یہ اقوام دنیا کی عشرتوں کی دلدادہ ہیں اور مسلمانوں کو اپنے راستہ میں حائل سمجھتی ہیں جیسا کہ عرفی نے کہا ہے ؎

شب گذشت و جام مے لب تر نہ کردی زاہدا
مجلس رنداں نہ دارد طاقتِ شانِ شما

دنیا کی اقوام عیش و عشرت چھوڑ کر خشک زہد و تقویٰ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اگرچہ عیش و عشرت ان کو تباہی کے دوزخ ہی میں نہ ڈال دے۔ مختصراً یہ ایک بنیادی وجہ ہے جو اسلام کی ہمہ گیر مخالفت کا باعث بن رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

هو الذی ارسل رسوله
بالهدیٰ و دین الحق
لیظهره علی الدین
کله ولو کره المشرکون

یعنی اللہ تعالےٰ تو وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے چاہے مشرکین کو یہ ناپسند ہی ہو۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ ایک مسلمان کے جو توحید باری تعالےٰ۔ رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے کیا فرائض ہیں۔ کیا اسکے یہ فرائض نہیں ہیں کہ تمام دنیا میں دین حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کرے۔ کیا یہ عظیم مقصد نہیں ہے جس کے سامنے ہمارے باہمی فروعی اختلافات کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے؟ کیا ہر مسلمان فرقے کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ آج اس مقصد کو سامنے رکھے اور جو بھی اس مقصد میں اس کے ساتھ تعاون کرے اس کو سینے سے لگائے اور اس سے صلح کرے۔ اور باہمی اختلافات کو فتنہ فتنہ کہہ کر اپنی تمام طاقتیں ان فتنوں کے مٹانے میں نہ صرف کر دے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرقوں کو اپنے مخصوص عقائد کی اشاعت و تبلیغ کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ یہی تو حقیقی فتنہ ہے جس کو ہم نظر انداز کر دیتے ہیں فتنہ یہ نہیں ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ صرف قرآن کریم سے استنباط کرنا چاہیئے نہ فتنہ یہ ہے کہ ایک شخص یہ مانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مولود کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور کہ آپ کا سایہ نہیں تھا اور کہ آپکو علم غیب حاصل تھا۔ فتنہ یہ نہیں ہے کہ ایک شخص یہ مانتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ اب کمالات نبوت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ہی مل سکتے ہیں نہ فتنہ یہ ہے کہ کوئی شخص یہ مانتا ہے کہ آنے والا امام المہدی یا مسیح آچکا ہے نہ فتنہ یہ ہے کہ کوئی یہ مانتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کی دوبارہ آمد کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ مجددین میں سے ایک کو مسیح علیہ السلام کی خو بو پر امت محمدیہ میں سے پیدا کرے گا جو تجدید و احیائے دین کرے گا۔ یہ باتیں بے شک اختلافی کہلاتی ہیں مگر ان کو ایسا فتنہ قرار دے کر کہ ان باتوں کو پہلے مٹائے بغیر اسلام دنیا پر غالب نہیں آسکتا سراسر فتنہ ہے اور کہنا چاہیئے کہ حقیقی اور سب سے بڑا فتنہ ہے ہی یہ۔ کوئی شخص اگر مزاروں کو پوجتا ہے تو آپ بے شک اس کو سمجھائیں ایک شخص اہل حدیث ہے تو آپ بے شک اسکی غلطیاں اس کو جتائیں۔ ایک شخص اگر کہتا ہے کہ صرف قرآن کریم سے ہی قانون لینا چاہیئے اور سنت یا احادیث کو نظر انداز کر دینا چاہیئے تو آپ بے شک اسکی غلطی اس کو دکھائیں۔ مگر یہ کسی کا حق نہیں ہے کہ اس کو فتنہ قرار دے کر تمام زور اس کو مٹانے پر صرف کر دے۔

اسلام میں سیاست کے لئے بھی اصول دئے گئے ہیں مگر سیاست کو اسلام کا اوڑھنا بچھونا بنا لینا صحیح نہیں ہے۔ اور یہ کوشش کرنا کہ اقتدار پر قبضہ کر کے تمام فرقوں کو مٹا دیا جائے۔ اصل فتنہ ہے سیاست میں ہر مسلمان کہلانے والا مسلمان ہے۔ ہر وہ شخص جو توحید باری تعالےٰ پر رسالت پر اور کتاب پر ایمان رکھتا ہے خواہ وہ کتنا ہی بدعتی کیوں نہ ہو مسلمان ہے اور مسلمان قرار دئے جانے کا حقدار ہے۔ اس لئے جو شخص ملکی سیاست میں اسلامی فرقوں میں تفریق کرتا ہے وہ سب سے بڑا مفتن ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ اسلام اور ملک کا غدار ہے +

موجودہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ — حضرت مسیح کی صلیبی موت

عقیدۂ نصاریٰ کے بطلان پر دس واضح دلائل

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

(۲)

دلیل اوّل۔

یونس نبی کا نشان

اناجیل میں لکھا ہے:۔

(ا) "پھر فریسی نکل کر اس سے بحث کرنے لگے اور اسے آزمانے کے لئے اس سے کوئی آسمانی نشان طلب کیا۔ اس نے اپنی روح میں آہ کھینچ کر کہا کہ اس زمانے کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔"

(مرقس ۸/۱۱، ۱۲)

(ب) "اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا اور انہیں چھوڑ کر چلا گیا۔" (متی ۱۶/۴)

(ج) "اس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں وہ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس کے نشان کے سوا اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح یونس نینوا کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا۔ اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ٹھہرے گا۔"

(لوقا ۱۱/۲۹، ۳۰)

(د) "اس نے جواب دے کر ان سے کہا کہ اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔"

(متی ۱۲/۳۹، ۴۰)

قارئین کرام اول تو یہ امر قابل غور ہے کہ چار انجیل نویسوں میں سے صرف تین یونس نبی کے نشان کے سلسلہ میں روایت درج کرتے ہیں یوحنا اس بارہ میں خاموش ہے۔ دوسرے یہ امر خاص توجہ کے قابل ہے کہ مرقس کسی نشان کے دکھائے جانے سے قطعی انکاری ہے۔ وہ یونس نبی کے نشان کا کوئی استثناء بھی بیان نہیں کرتا۔ حضرت دو انجیل نویس متی اور لوقا بتلاتے ہیں کہ حضرت مسیح نے فرمایا کہ اس زمانہ کے لوگوں کو میرے ذریعہ سے وہی نشان دکھلایا جائے گا۔ جو یوناہ نبی کے ذریعہ سے نینوہ کے بسنے والوں کو دکھایا گیا تھا۔

یوناہ نبی کے نشان کے بارہ میں بائیبل کے ذیل کے الفاظ توجہ کے قابل ہیں۔

"خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یوناہ کو نگل جائے اور یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ تب یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی۔ اور کہا کہ میں نے اپنی مصیبت میں خداوند کو پکارا اور اس نے میری سنی۔"

(یوناہ نبی کی کتاب ۱/۱۷ - ۲/۱، ۲)

اس نشان میں دعا کے ذریعہ سے حضرت یونس علیہ السلام کا ہلاکت کے منہ سے بچ نکلنا مذکور ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میرے ذریعہ سے بھی یہی نشان ظہور پذیر ہوگا۔ یعنی میں بھی دعا کی برکت سے ہلاکت کے منہ میں پہنچنے کے باوجود صحیح وسلامت رہوں گا۔ یہی مشابہت دونو نشانوں میں ہو سکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح اپنی انتہائی عاجزی اور درد وکرب کی دعاؤں کے باوجود صلیبی موت سے نہ بچ سکیں۔ تو انہیں حضرت یونس کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہو سکتی۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے زندہ ہی وہاں سے نکلے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے اتر کر زندہ ہی قبر میں داخل ہوں۔ زندہ ہی وہاں رہیں اور زندہ ہی وہاں سے نکلیں۔ اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ حضرت مسیح کو صلیب پر مردہ ہی مان لیا جائے۔ اور انہیں قبر میں رکھ دیا جائے۔ تو بتلائیے کہ مردہ کو زندہ سے کیا مشابہت اور زندہ کو مردہ سے کیا مماثلت؟

پادری صاحبان غور فرمائیں کہ حضرت مسیح نے صرف ایک نشان دکھلانے کا یہود سے وعدہ کیا ہے۔ اگر وہ نشان بھی غلط قرار پا جائے۔ اور مسیح کی صلیبی موت کے عقیدہ کے باعث مسیح کی الوہیت کو عیسائیت کی بنیاد قرار دے دیا جائے۔ تو مسیح کی سچائی ثابت کرنے کے لئے از روئے انجیل کونسا نشان باقی رہ جاتا ہے

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کے اس متحدیانہ بیان سے کہ یہود کو صرف وہی نشان دکھلایا جائے گا۔ جو اہل نینوہ کو دکھایا گیا تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح پر یہ بات کھل چکی تھی کہ انہیں صلیب پر حقیقی موت نہیں آئیگی اور وہ صرف حضرت یونس کی طرح دکھ کے بعد بیہوشی کی حالت میں صلیب سے اتار کر قبر میں رکھے جائیں گے۔ اور پھر زندہ ہونے کی ہی صورت میں قبر سے نکل آئیں گے۔ یہ یہود کے لئے ایک نشان تھا۔ اب پادری صاحبان اگر حضرت مسیح کے نشان کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ان کی دلیل کو ثابت یقین کرتے ہیں۔ تو انہیں صدق دل سے ماننا چاہئے کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ ورنہ حضرت مسیح کی سچائی بالکل مشتبہ ہو جائے گی۔ ہم مسلمان چونکہ حضرت مسیح کو راستباز نبی تسلیم کرتے ہیں اور انہیں حضرت یونس علیہ السلام کی مانند صادق سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ وہاں سے زندگی کی حالت میں اتارے گئے اور زندہ رہے حتی کہ وقت آنے پر طبعی موت سے ان کی وفات ہوئی۔

— دلیل دوم

صلیبی موت حضرت مسیح کے مشن کے منافی ہے

انجیل میں لکھا ہے:۔

(ا) "اس (مسیح) نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(متی ۱۵/۲۴)

اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

ہر نوجوان کے سامنے اس فانی زندگی کے سفر میں ایک چوراہا آتا ہے۔ جہاں ٹھہر کر اسے لازماً فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ میں کونسا راستہ اختیار کروں۔ دنیوی تعلیم تکمیل کے قریب ہوتی ہے۔ اور زندگی کی ذمہ داریوں کے احساس سے کندھے ایک بوجھ محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ جوانی اور نوجوانی کی لاابالیاں پختگی اور باشعور افعال میں منتقل ہو رہی ہیں۔ اس دنیا کی حقیقت یہاں کے نشیب و فراز خوشی وغمی۔ سکھ اور دکھ۔ آرام و تلخی سب جذبات ایک نیا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسری قوموں اور دوسری جماعتوں کے سامنے ان کے بزرگ اور ان کے دوست اس مشکل وقت میں راہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی نوجوان کتنا خوش قسمت ہے کہ اس کے لئے خدا کا ایک نبی مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہمارے سامنے ایک نمونہ رکھا ہے۔ اور ہم میں سے ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ اس مشکل چوراہے میں پہنچ کر جب فیصلہ کا وقت آوے تو وہ حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھے۔ اور ہم میں سے ہر نیک ماں اور ہر نیک باپ کا فرض ہے کہ وہ جہاں اپنے بچے کی تعلیم اور صحت اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ وہاں ان کے نیک انجام اور اعلیٰ روحانی ترقیات کے حصول کے لئے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی بھی تحریک کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم)

(ب) "ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور انہیں حکم دے کے کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی ۱۰/۵-۶)

(ج) "مجھے اور شہروں میں بھی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری سنانی ضرور ہے کیونکہ میں اسی لئے بھیجا گیا ہوں۔" (لوقا ۴/۴۳)

(د) "ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔" (لوقا ۱۹/۱۰)

(س) "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں مجھے ان کا بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔" (یوحنا ۱۰/۱۶)

(ش) "جب تمہیں ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔" (متی ۱۰/۲۳)

ان حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مشن بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں یعنی یہود کے ان سب قبائل کے لئے تھا جو حضرت مسیح کی بعثت کے وقت فلسطین سے لے کر ہندوستان تک کے مشرقی ممالک میں منتشر اور پراگندہ کر دئے گئے تھے۔ جیسا کہ بائیبل کے صحیفہ میں آستر کی کتاب میں یہ بات مذکور ہے ملاحظہ ہو آستر ۱/۱، ۸/۹ اور ۹/۳۔ ان حوالہ جات میں درج ہے کہ یہودی ہندوستان سے لے کر کوش تک کے تمام علاقہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ فلسطین میں اس وقت یہود کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبیلے آباد تھے باقی دس قبیلے گمشدہ بھیڑوں کی حیثیت میں پراگندہ اور منتشر تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا مشن سراسر نا تمام اور ناکام رہ جاتا ہے اگر موجودہ عیسائیوں کے اس عقیدہ کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ ۳۳ برس کی عمر میں حضرت مسیح یہود کے ہاتھوں مارے گئے اور پھر زندہ ہو کر اسی وقت سے آسمان پر بیٹھے ہیں گویا اپنا فرض منصبی چھوڑ کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں اور یہ ساری خرابی صلیبی موت کے نظریہ سے پیدا ہوتی ہے۔ صحیح بات یہ ہے جس پر تاریخی شہادات گواہ ہیں کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اتر کر فلسطین کے مشرق کی طرف اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں ملک بہ ملک پھرتے رہے اور یہودیوں کو دعوتِ حق دیتے رہے۔ تاریخی شہادات کے علاوہ آجکل ظاہر ہونے والے آثار قدیمہ بھی اس بارہ میں شہادت دے رہے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔ حضرت مسیحؑ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اسی زمین پر فوت ہوئے ہیں اور محلہ خانیار سرینگر میں مدفون ہیں۔ حضرت مسیح کی ان عبارتوں پر جو ہم اس دلیل کی ابتداء میں درج کر آئے ہیں غور کرنے سے صاف نظر آتا ہے کہ ان کا دائرہ تبلیغ صرف اسرائیل کا گھرانہ ہے اور وہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں فلسطین کے باہر دوسرے ممالک میں جانے کا عزم رکھتے ہیں اب پادری صاحبوں کے سامنے یہ دو دھاری تلوار ہے کہ یا تو وہ مسیح کی صلیبی موت کے اپنے خود ساختہ عقیدہ کی تردید کریں اور یا پھر حضرت مسیح کو اپنے مشن میں ناکام و نامراد مانیں۔

ہم تو حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنے مشن میں کامیاب یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اپنا قول ہے کہ میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔ (یوحنا ۱۶/۳۳)

یعنی صلیب سے بچ کر اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں تک جو میرا حلقہ تبلیغ تھا پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ثابت ہوا ہوں اس لئے ہمارا اعتقاد اور یقین ہے کہ حضرت مسیح نے زندہ بچ کر ہندوستان تک سیاحت کی اور یہود کو پیغام حق پہنچایا۔ صلیبی حادثہ سے پیشتر ان کے اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلنے یا انہیں پیغام حق پہنچانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا پس حضرت مسیح کو اپنے مشن میں کامیاب قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی صلیبی موت کے عقیدہ کو غلط قرار دیا جائے۔

دلیل سوم

پیلاطوس کی بیوی کا خواب

اگرچہ یہ بات ایک محقق کی نظر میں سخت قابل تعجب ہے کہ تین انجیل نویس یعنی مرقس لوقا اور یوحنا ذیل کے نہایت ہی ایمان افروز واقعہ کو ذکر کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں تاہم متی انجیل نویس لکھتے ہیں:۔

"اسے (پیلاطوس کو) معلوم تھا کہ انہوں نے اس کو حسد سے پکڑوایا ہے اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا ہوا تھا تو اس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے۔" (متی ۲۷/۱۸-۱۹)

قارئین کرام! پیلاطوس کی بیوی کا یہ خواب ایک سچا خواب ہے اور اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خواب دکھایا جانا اس بات کی ایک قطعی دلیل ہے کہ الٰہی منشاء یہی تھا کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت واقعہ نہ ہو۔ یہ بات کہ اس خواب اور پیغام کے نتیجہ میں پیلاطوس نے کیا طریق کار اختیار کیا ایک علیحدہ مسئلہ ہے جسے ہم آئندہ صفحات میں مدلّل طور پر ذکر کریں گے۔ اس جگہ ہم صرف نفسِ خواب کو بطور دلیل پیش کر رہے ہیں کیونکہ یہ خواب رحمانی خواب ہے اور اس کا عین اس موقعہ پر دکھایا جانا اللہ تعالیٰ کی اسی منشاء کو ظاہر کرتا ہے کہ مسیح صلیب سے ضرور بچائے جائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دستگیری کے لئے بعض دوسرے لوگوں کو خواب دکھا کر بھی اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور برگزیدوں کو مصائب و مشکلات سے نجات دلاتا ہے مثلاً حضرت یوسفؑ کو فرعون مصر کے خواب کی تعبیر کی خاطر قید خانہ سے باعزت رہائی بخشی گئی۔ (پیدائش باب ۴۱)

اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ درست تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت واقعہ ہو گئی اور اس خواب کا کوئی فائدہ نہ ہوا تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فعل سراسر بے کار اور عبث تھا۔ اور یہ بات محال ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ چونکہ الٰہی قدرت حضرت مسیحؑ کو اس عظیم ابتلاء میں ثابت قدم رکھ کر ان کی حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے عین موقعہ پر پیلاطوس کی بیوی کو یہ خواب دکھایا گیا۔

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ پیلاطوس نے اس تنبیہہ کو بے معنی سمجھا تو لازمی تھا کہ اس کا وبال پیلاطوس اور اس کے سارے خاندان پر پڑتا۔ مگر تاریخی واقعات سے یہ ظاہر ہے کہ اگرچہ پیلاطوس پوری مومنانہ جرأت کے ساتھ یہود کا مقابلہ نہ کر سکا تاہم اس نے اپنی حکمت عملی کے ماتحت حضرت مسیح کی جان بچانے میں پورا پورا حصہ لیا۔ اسی لئے وہ اور اس کا گھرانہ آسمانی وبال سے محفوظ رہا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

میرے چچا مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بھٹہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اب ان کو میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے ڈاکٹری تشخیص کے مطابق ان کے جگر میں سرطان کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ)

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

بھائیو ہمارا پیارا امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) جس بات کو فائدہ مند بیان کر رہا ہے یقیناً یقیناً وہ ہمارے ایمانوں۔ ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسائیوں کے ایمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

پس آج ہی الفضل کو جاری کروا کر فائدہ اٹھائیے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

والد محترم حضرت سید ولایت شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم سید محمد امین شاہ صاحب معلم ابن حضرت سید ولایت شاہ صاحب

والد محترم حضرت سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا مورخہ ۱۳؍۹؍۶۳ کو شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ سے ربوہ ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لئے نزدیک کے اڈا دھرکانہ منڈی سے بس پر سوار ہوئے۔ جڑانوالہ سے ۱۳ میل دور ڈرائیور بس کو سنبھال نہ سکا۔ اور بس ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ آپ شدید زخمی ہو کر بے ہوشی کی حالت میں باہر کچھ فاصلہ پر جا گرے۔ جب ہوش آئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو واپس دھرکانہ منڈی پہنچا دیں۔ جس پر آپ کو دوسری موٹر پہ واپس پہنچا دیا گیا۔ زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ کپڑے خون سے سرخ ہو چکے تھے۔ موٹر سے اترتے ہی لوگ اکٹھے ہو گئے۔ دو احمدی دوستوں اور ایک غیر از جماعت دوست نے آپ سے پوری ہمدردی کی۔ نزدیک کے سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب تو موجود نہ تھے ڈسپنسر صاحب نے پٹی کر دی۔ ادھر ہمیں اطلاع مل گئی جس پر خاکسار آپ کا پوتا معین شاہ۔ اور آپ کے بھانجے ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ فوراً ہسپتال پہنچ گئے۔ والد صاحب سے ملے حالت دیکھی۔ آپ نے ہم تینوں کا نام لے کر فرمایا بیٹا آ گئے ہو پھر فرمایا بیٹا میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ میری چارپائی کو کندھا دے لیں اس پر آپ کو تسلی دی گئی۔ پھر ڈسپنسر سے آپ کی حالت کے بارہ میں پوچھا گیا۔ تو اس نے ہر طرح سے تسلی دی اور کہا کہ چند یوم تک صحت ہو جائے گی گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر آپ کو دھرکانہ منڈی لے آئے اور ایک احمدی دوست کے مکان پہ ٹھہرایا گیا تاکہ ایک دو یوم علاج کرانے کے بعد کچھ صحت ہو جانے پر اپنے گھر لے جائیں۔ ۱۴؍۹؍۶۳ تک آپ کی طبیعت اچھی رہی اور گھر سے آمدہ افراد سے باتیں بھی کرتے رہے۔ مورخہ ۱۵؍۹؍۶۳ کو ہسپتال سے ڈاکٹر صاحب کو بلا کر دکھایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کچھ ٹیکے لکھ کر دیے جو لاہور سے منگوائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب سے محترم والد صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو سرٹیفیکیٹ لکھ دیں۔ تاکہ ربوہ دفتر بھیج کر رخصت حاصل کر سکوں۔ ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد محترم والد صاحب کے فرمان کے مطابق ایک تجربہ کار آدمی سے ہڈی درست کرائی گئی اس روز ۵ بجے شام تک حالت بالکل اچھی رہی باتیں کرتے رہے گھر سے آمدہ عزیزوں کو تسلی دیکر رخصت کر دیا۔ مگر ۷ بجے شام کو آپ کے جسم پر اور چہرہ پر سوجھ شروع ہو گئی۔ جو بہت تکلیف کا موجب ہوئی۔ رات بڑی تکلیف اور گھبراہٹ سے گذری۔ نیند بالکل نہ آئی۔ خاکسار ۱۷؍۹؍۶۳ کو بروز منگل صبح ۵ بجے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے۔ آپ کو لاہور میو ہسپتال لے گیا۔ میرے ساتھ آپ کے دو بھانجے بھی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا گیا۔ انہوں نے داخل کرنے کے لئے نام لکھنا شروع کیا۔ ابھی نام درج ہو رہا تھا کہ آپ نے پانی مانگا۔ دو گھونٹ پانی پیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واپسی کا پیغام آ گیا۔ آپ نے اس پیغام پر لبیک کہا اور اسی روز ۸ بجے صبح اپنے نہایت ہی مہربان، شفیق اور پیارے حقیقی رفیق اعلیٰ کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادھر اپنے نہایت ہی کمزور بیٹے پر بے شمار ذمہ داریاں ڈال کر سایہ پدری سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا۔ آپ کی روح جسم عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اور آپ گہری نیند سو چکے تھے۔ مگر اس خیال سے کہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ فوراً ڈاکٹر پر ٹیکے لگائے گئے۔ آکسیجن دی گئی اور ہر طرح سے سانس جاری کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر سب بے سود ثابت ہوا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کی وفات کے بعد اپنے رشتہ داروں کو اطلاع دی گئی۔ جس پر فوری طور پر چند مرد و عورتیں ہسپتال میں جمع ہو گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم عزیز احمد صاحب فوٹوگرافر کے مکان واقعہ محمد نگر پہنچایا گیا۔ اسجگہ باقی سب رشتہ دار جمع ہو گئے۔ گھر کے افراد بھی پہنچ گئے۔ ۲ بجے شام آپ کا تابوت محلہ کی احمدیہ مسجد میں لے جا کر نماز جنازہ پڑھی۔ بہت سے احمدی اور غیر از جماعت دوست شامل نماز جنازہ ہوئے۔ ۴ بجے شب آپکا تابوت بذریعہ ٹرک دھرکانہ منڈی لایا گیا۔ آنے سے قبل اپنے گاؤں اطلاع دی گئی۔ جس پر گھر کے بقیہ افراد مرد عورتیں اور کثرت سے غیر از جماعت افراد جمع ہوئے۔ سب نے آپ کا نورانی چہرہ دیکھا

اس جگہ سے فارغ ہو کر رات کے ایک بجے ربوہ پہنچے آمد کی اطلاع پہلے دی ہوئی تھی آپ کا تابوت مہمان خانہ کے صحن میں رکھا گیا مہمان خانہ کے عملہ نے ہر طرح سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

مورخہ ۱۸؍۹؍۶۳ کو صبح نماز جنازہ کے لئے اعلان کر دیا گیا آپ کا تابوت مہمان خانہ سے اٹھا کر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے مغرب کی طرف رکھا گیا سات بجے صبح مکرمی جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی تین چار صد احباب نے نماز جنازہ پڑھا کثیر التعداد نے بہشتی مقبرہ تک کندھا دیا اور آخیر دعا تک ٹھہرے ۸ بجے آپ کو قطعہ صحابہ میں دفن کر دیا گیا آخر میں حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب نے دعا کرائی

مختصر حالات زندگی

محترم والد صاحب ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے سایہ پدری بچپن میں اٹھ گیا جب ہوش سنبھالی تو پرائمری تک تعلیم حاصل کر کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ زمیندارہ کام میں مشغول ہو گئے چھوٹی عمر میں ہی ۱۹۰۳ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے اس لحاظ سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے آپ کو خدا تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سچا عشق تھا آپ واقف زندگی اور اپنی جائداد کے ۱/۸ حصہ کے موصی تھے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص انس تھا۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت تھی ہر ایک شخص کے بلاتمیز مذہب و ملت بہی خواہ اور ہمدرد تھے خاص کر غریبوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ ہمیشہ خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کو فائدہ پہنچاتے۔ اپنی گرہ سے خرچ کر کے دوسرے کا کام کرتے کسی کا سوال رد نہ کرتے جو شخص بھی آپ سے ایک منٹ کے لئے بھی ملا اس کو اپنی گفتگو سے ہمیشہ کے لئے گرویدہ کر لیا ہر ایک کے رنج و غم میں شریک ہوتے اور اس سے ہمدردی کا اظہار فرماتے مہمان نوازی کا بے حد شوق تھا اگر راہ گذر روٹی کا سوال کرتا اس کو بغیر کھانا کھلائے ہرگز جانے نہ دیتے

آپ کی نیکی کا اثر اردگرد علاقہ میں بہت تھا اپنے علاقہ میں معزز سمجھے جاتے تھے، اثر و رسوخ اور نیکی کا ہی اثر تھا کہ بعض سرکاری مقدمات اور گھریلو جھگڑوں میں آپ کو ثالث مقرر کر دیا جاتا تھا آپ ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیتے تھے۔ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں ایک الگ جگہ ہے صرف خاندان سادات کے چند گھر ہیں جو بفضل خدا سب احمدیت میں داخل ہیں الحمد للہ۔ اسی وقت پیری مریدی کی ایک گدی تھی آپ اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین تھے ان بزرگوں کے مزار پر ہر سال ایک بھاری میلہ ہوا کرتا تھا جس پر قوالی وغیرہ ہوا کرتی تھی اور ہر قسم کے رسومات مشرکانہ کا ظہور ہوتا تھا

جب محترم والد صاحب اور ان کے دو بھائی احمدیت میں داخل ہو گئے تو مرس کے موقعہ ۱۹۱۷ء تک بدستور میلے ہوتے رہے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد میں سوچتا تھا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ مانا ہے اور آپ میلوں پر وعظ فرمایا کرتے تھے مگر ہم احمدیت قبول کر کے بھی بدستور میلے کر رہے ہیں۔ ہمارے ماننے کا کیا فائدہ ہوا۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر آپ نے ۱۹۱۸ء میں میلہ کو جلسہ میں بدل دیا اور قادیان دارالامان سے مکرم مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو لا کر میلہ کے موقعہ پر تقریر کروائی اس کے بعد بفضل خدا آج تک باقاعدہ ہر سال جلسہ ہوتا ہے تقریر کا کرانا تھا کہ اردگرد دیہات کے لوگوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا جس سے آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی نزدیک کے ایک بڑے گاؤں کے بڑے عالم نے مکمل بائیکاٹ کا فتویٰ دے دیا اس کے ترتیب دکانداروں نے ہر قسم کا سودا سلف دینا بند کر دیا۔ کبھی آپ گاؤں میں جاتے نیچے پیچھے لگ جاتے اور خوب تالیاں بجاتے، اگر کسی مسجد میں داخل ہو جاتے تو دھکے دے کر باہر نکال دیتے اور اس جگہ کو پانی سے دھو ڈالتے غرض کہ آپ کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا اور کوئی کسر تکلیف دینے والی نہ چھوڑی آپ نے ہر تکلیف کو بڑی خوشی سے رضائے الٰہی کے لئے برداشت کیا اور اس وقت کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی ہمت اور دعاؤں میں گزارا۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بار بار دعا کے لئے خط لکھتے آخر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور دعاؤں سے حضرت والد صاحب کو ہر میدان میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ جلسہ شروع ہونے کے بعد تقریباً ۲۰ سال تک مناظرے ہوتے رہے اور یہ سب اخراجات خود برداشت کرتے رہے تبلیغ کا بے حد شوق تھا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ وفات سے ایک روز پہلے بھی باوجود تکلیف کے ایک غیر از جماعت دوست کو پیغام حق پہنچایا

جب آپ اور آپ کے دو بھائی احمدیت میں شامل ہو گئے تو آپ نے انجمن احمدیہ کھبی میں جو ۵-۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے چندہ وغیرہ ادا کیا کرتے ۱۹۲۳ء میں آپ نے ایک الگ شاہ مسکین میں جماعت قائم کر لی آپ کو سیکرٹری مال مقرر کر دیا گیا۔ آپ نے بڑی محنت اور کوشش سے اس کام کو سرانجام دیا گھر گھر سے چندہ لا کر انجمن کا بجٹ پورا کرتے۔

(باقی)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

ٹکٹ داخلہ برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ — قائدین اور خدام توجہ فرمادیں:
مقام اجتماع میں خدام کے داخلہ کے لئے ایک ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر کسی خادم کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ٹکٹ کے حصول کا طریق یہ ہے کہ ہر خادم دفتر مرکزیہ کے مجوزہ فارم کو قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ اپنے ہمراہ لائے اور اسے دکھا کر دفتر بیرون اجتماع سے ٹکٹ حاصل کرے۔ اس لئے قائدین کرام اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے خاکسار کو جلد از جلد مطلع فرمادیں۔ تا اس تعداد کے مطابق انہیں مجوزہ فارم بھجوائے جا سکیں۔ یہ اطلاع ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے آجانی ضروری ہے۔ اس لئے جملہ قائدین اس کی طرف جلد متوجہ ہوں۔

(منتظم دفتر بیرون)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ:
مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ کے لئے آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن بعض خدام کی طرف سے اس تاریخ میں مزید توسیع کی درخواست کی گئی ہے

لہٰذا اس مقابلہ کے لئے اب آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء مقرر کی جاتی ہے۔ جو خدام اس میں شریک ہو رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مقالہ جات اس تاریخ سے قبل مرکز میں بھجوا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد میں آنے والے مضامین مقابلہ میں شریک نہ ہو سکیں گے جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انشاء اللہ اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس۔ پندرہ اور دس روپے کے انعامات دئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان:
خدام الاحمدیہ کے ہر سہ معیاروں کے سالانہ امتحان کے لئے ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء کا آخری عشرہ مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن بعض مجالس کی خواہش کے مطابق اس میں ۱۰ اکتوبر تک کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔ مجالس کو پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔ قائدکرام مناسب وقت میں اپنی یا اپنے نمائندگان کی نگرانی میں امتحان لے کر پرچے اولین فرصت میں مرکز میں بھجوا دیں تا سالانہ اجتماع سے قبل ہی نتائج مرتب کئے جا سکیں۔

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ اجتماع کے موقعہ پر ہر معیار میں اول دوم اور سوم آنے والے خادم کو انعامات دئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ **ضرورت ججمنٹ رائٹرس:** ہائی کورٹ ویسٹ پاکستان لاہور میں۔ علاوہ الاؤنسز تنخواہ ۲۲۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۵۰۰ روپے
شرائط: سیکنڈ ڈویژن میٹرک۔ عمر ۲۵ تک۔ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۱۲۰ ٹرانسکرپشن ۳۰
درخواستیں بنام رجسٹرار ۳/۱۰ تک۔ (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۳)

۲۔ **داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور:** ایوننگ کلاسز میں داخلہ کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۳/۱۰/۶۳ ہے (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۳)

۳۔ **ٹریننگ سٹاف اسسٹنٹس ڈیری کمپاؤنڈرسی:** کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور میں آغاز اکتوبر ۱۹۶۳ء۔ فیس فل کورس ۵۰/- روپے۔ شرط میٹرک درخواستیں ۱۲/۱۰ تک بنام اسسٹنٹ پروفیسر انچارج اسسٹنٹ کلاس کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۳)

۴۔ **آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمشن:** شرائط: میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن باشندہ آزاد کشمیر۔ عمر ۱۸ تا ۲۱ سال ۱/۱۰/۶۳ کو
درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۳/۱۰/۶۳ تک بنام ای کے آر الف سینٹر۔ اوجڑی کیمپ راولپنڈی (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۳)

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے صدقہ اور دعائیں

۱۔ ۲۵/۹/۶۳ کو ٹیلیفون پر اطلاع موصول ہونے پر کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔
جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے حضور کی صحت کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء تین متواتر دن بکرے صدقہ ہوئے۔ اور نماز جمعہ میں اجتماعی دعا کی گئی۔ نیز روزانہ درس کے بعد حضور کی صحت یابی کے لئے التزام کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ پشاور

۲۔ ۲۸/۹/۶۳ بروز ہفتہ مسجد محلہ دارالبرکات میں اجتماعی پُرسوز دعا حضور اقدس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے متعلق کی گئی۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ ۱۲-۷ روپے کی رقم بھی غرباء میں تقسیم کی گئی

(صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداران کیلئے

ضروری اعلان

جیسا کہ اگست کے تشحیذ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا دیدہ زیب سالنامہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کا حجم موجودہ رسالے سے دوگنے سے کچھ زیادہ ہوگا
سالنامے کی تیاری کی وجہ سے ماہ ستمبر کا تشحیذ شائع نہیں ہوا۔ جملہ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا (مغربی افریقہ) کیلئے اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا کے لئے فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن ایم۔ اے یا بی اے اور ایم۔ ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن کی ضرورت ہے جو بیالوجی کا مضمون پڑھا سکے۔ امیدوار امراء جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وکالت تبشیر کو بھجوا دیں۔
درخواستیں بھیجتے ہوئے امیدوار اپنی ڈگریوں کے دو عدد فوٹو سٹیٹ نقول اور دیگر Testimonials بھی ارسال کریں

(وکالت تبشیر)

احباب ہشیار رہیں

ایک نوجوان شخص مسمی نذیر احمد ساکن ۲۰ چک تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ دردی کا کام کرتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے لوگوں سے پیسے بٹورتا پھرتا ہے آج کل وہ ضلع ملتان میں پھر رہا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ چک ۳/۱۵ ضلع لائلپور کی جماعت کے مخلص کارکن چوہدری عمر حیات صاحب کافی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفا بخشے
(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی انچارج مربی ضلع لائلپور)

۲۔ خاکسار کے فرزند عزیزم جاوید مسلمہ کی آنکھیں ایک لمبے عرصہ سے تکلیف میں ہیں۔ کوئی دوا کارگر ثابت نہیں ہو رہی ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درمندانہ درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی بھابھی بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید حمید الدین احمد سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد اکرم کا بایاں بازو کہنی کے قریب سے اتر گیا ہے۔ عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد اشرف ناصر مشاہد مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

۴۔ خاکسار کا بیٹا مسعود احمد عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ سے بہت بیمار ہے اور دوسرا لڑکا بشیر احمد عمران بھی ہے اور لڑکی بھی سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے

حکیم محمد اسمٰعیل کمالیہ ضلع لائلپور نوابشاہ

قرآن کریم مترجم، معرّیٰ۔ قاعدہ یسرنا القرآن، سیپارے، نماز مترجم، ملنے کا پتہ، مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ
ہدیہ /۱۰ -/۶ -/۶۲ -/۲۵ -/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفصیل چندہ دفتر وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

چندہ تعمیر دفتر وقف جدید میں جن قابل تقلید مخیر احباب نے حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع وعدہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت میں حسنات عطا فرمائے آمین۔

۱	چوہدری محمد علی صاحب باندھی	۲۰۰۰/-
۲	ماسٹر فقیر محمد صاحب قمر آباد	۱۰۰۰/-
۳	ڈاکٹر عبد القدیر صاحب قاضی احمد	۲۷۵--
۴	عزیز عبد السمیع صاحب پسر ″	۲۵ --
۵	″ عبد الحلیم صاحب ″	۲۵ --
۶	″ عبد الرفیق صاحب ″	۲۵ --
۷	″ عبد المومن صاحب ″	۲۵ --
۸	″ امتہ اللہ بی بی صاحبہ دختر ″	۲۵ --
۹	چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور	۲۰۰ --
۱۰	″ غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش	۱۳۰ --
۱۱	″ شفیع محمد صاحب چک ۲۱ ددھ	۱۰۰ --
۱۲	عبد الحق صاحب سکرنڈ	۵۰ --
۱۳	عبد الرزاق صاحب سکرنڈ	۱۰۰ --
۱۴	احباب جماعت سمندری ضلع لائل پور	۲۷-۵۰
۱۵	محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب ربوہ	۱۰۰ --
۱۶	چوہدری عبد السمیع صاحب شیخوپورہ	۵۰ --
۱۷	محمد رفیق صاحب بھٹی کوٹلہ عثمان ضلع سیالکوٹ	۱۶ --
۱۸	مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب چک ۵۵ منٹگمری	۲۵ --
۱۹	چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ″	۵۰ --
۲۰	″ منصور اللہ صاحب ″	۵۰ --
۲۱	غلام حیدر صاحب ″	۲۰ --
۲۲	احباب جماعت ″	۳۵ --
۲۳	محمد یوسف ملک سیالکوٹ چھاؤنی	۲۵ --
۲۴	ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید	۵
۲۵	غلام محمد صاحب رائے ونڈ	۵ --
۲۶	مکرم اے ۔ اے غنی صاحب ڈھاکہ	۵ --
۲۷	غلام حیدر صاحب رائے ونڈ	۵ --
۲۸	محمد اسلم صاحب	۵ --
۲۹	میاں البشیر الحق صاحب زرگر ایل پلاٹ منٹگمری	۲۰ --
۳۰	ملک محمد سعد صاحب چک ۲۶ ضلع گجرات	۲ --

نوٹ:۔ احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ تعمیر حسب وعدہ جلد ارسال فرمادیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

ناظمین اضلاع و علاقہ جات

سال رواں ختم ہونے کو ہے مگر مجالس کا ابھی تک ایک حصہ ایسا ہے جو بجٹ تک بھی نہیں نہیں بھجوا سکا۔ حالانکہ کسی مجلس کے لئے یہ ابتدائی اور بنیادی قدم ہے۔ براہ مہربانی اس طرف غیر معمولی توجہ فرمادیں تا سالانہ اجتماع تک کم از کم ایسی کوئی مجلس نہ رہے جس کی طرف سے بجٹ نہ آجائے۔ جزاکم اللہ

(قائم مقام قائد مال)

(۲) نمائندہ "الفضل" سے خاص تعاون کرنے والے احباب

۱ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ
۲ ″ شریف احمد صاحب پیر کوٹی عال گردندی
۳ ″ حمید الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ راولپنڈی
۴ ″ چوہدری نعیم احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خیر پور میرس۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص احباب کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے اور ان کے اخلاص و ایثار اور قربانی میں برکت ڈالے۔ آمین

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری ظفر احمد صاحب وینس ایم اے لیکچرار اکنامکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ۲۷ ستمبر کو انگلستان روانہ ہوئے ہیں جہاں آپ کیمبرج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے ریسرچ کریں گے احباب جماعت ان کی خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (حمید اللہ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان نکاح

چوہدری فضل احمد ولد محمد خاں صاحب موضع دھیرکے کلاں ضلع گجرات کا نکاح مسماۃ نذیر بیگم بنت چوہدری محمد خان صاحب مرحوم سے عوض مبلغ ۲ ہزار روپیہ حق مہر پر اور دوسرا چوہدری ارشاد احمد صاحب ولد چوہدری غلام حیدر خاں صاحب کا نکاح صفیہ بیگم چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم بعوض دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم صوفی علی محمد صاحب (معلم وقف جدید) نے ۲۹ ستمبر کو پڑھا۔

احباب جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستہ ہونا ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں الفضول نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے پانچ روپے عطا فرمائے ہیں۔ (مینجر الفضل)

ہر انسان کیلئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

باورچی کی ضرورت

ربوہ کے ایک معزز گھرانہ میں ایک باورچی عورت یا مرد کی ضرورت ہے مرد عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہو۔ تو اسے ترجیح دی جائے گی۔

باورچی ہر قسم کے کھانے پکانے جانتا ہو اور صفائی پسند ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی

درخواست اپنے حلقہ یا شہر کے پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کرلیں

مینجر صاحب الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

خاص الخاص دوائیں

۱۔ محافظ اطفال۔ تے اور دستوں کے لئے	۲ --
بال جیون۔ سوکھا پن کے لئے	۳ --
مرہمنین۔ کالی کھانسی کے لئے	۲ --
قرص دماغ۔ دماغ کی کمزوری کیلئے	۳ --
ہاضوم۔ ہاضمہ کی خرابی کے لئے	۲ --
دوائے اٹھرا۔ حمل اور بچے کی حفاظت کیلئے	۱۵ --
آسان ولادت۔ پیدائش میں آسانی کیلئے	۳ --
بہر حیض۔ ماہواری کی تکلیف کے لئے	۳ --
شیریں پھل۔ نرینہ اولاد کے لئے	۱۰ --
حیات نسواں۔ لیکوریا کے لئے	۶ --
تپ توڑ۔ بخار کے لئے	۲ --
رفیق جوانی۔ نوجوانوں کی خاص شکایت کیلئے	۶ --
نشاطی۔ خاص طاقت کے لئے	۵ --

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت
دواخانہ متصل بیت المحمد چمیانی ضلع سرگودہا

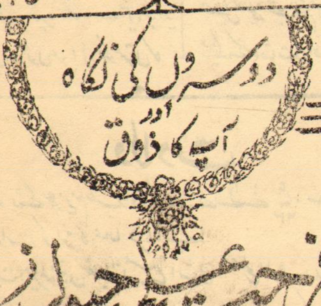

فرحت علی جیولرز

۳۹ کمرشل بلڈنگ
دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۳؍اکتوبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان آج صبح امریکی لیڈروں سے بات چیت شروع کر رہے ہیں اس بات چیت میں دوسرے امور کے علاوہ مسئلہ کشمیر، بھارت کو ملنے والی امریکی فوجی امداد اور پاکستان اور چین کا معاہدہ خاص طور پر موضوع زیر بحث لائے جائیں گے ان موضوعات پر ابتدائی تبادلہ خیال اس وقت ہوا تھا جب ستمبر کے اوائل میں مسٹر جارج بال نائب وزیر خارجہ نے راولپنڈی کا دورہ کیا تھا اس گفت و شنید کے بعد اعلان کیا گیا تھا کہ تفصیلی گفت و شنید واشنگٹن میں اس وقت کی جائے گی جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کی غرض سے امریکہ جائیں گے

• لاہور ۳؍اکتوبر۔ البانیہ کا دو رکنی تجارتی وفد مسٹر رفعت سیفانی کی قیادت میں کراچی سے لاہور پہنچ گیا۔ یہ وفد صوبائی دارالحکومت میں دو دن تک قیام کرے گا۔ وفد کے دوسرے رکن مسٹر عبید و ہیں صوبائی محکمہ صنعت کے اعلیٰ افسروں نے ہوائی اڈے پر وفد کا استقبال کیا وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام سے البانیہ کے بارے میں جس خیر سگالی کا اظہار کیا ہے میں اس سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے کہا حال ہی میں پاکستان اور البانیہ نے کراچی میں جس تجارتی معاہدہ پر دستخط کئے ہیں اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات مستحکم کرنے میں بڑی مدد ملے گی

• ڈھاکہ ۳؍اکتوبر۔ ۱۲ ارکان پر مشتمل جاپانی نوجوانوں کا ایک وفد کل صبح کلکتہ سے یہاں پہنچا یہ وفد مشرقی پاکستان کا پانچ روزہ دورہ کرے گا توقع ہے کہ وفد کے ارکان قیراط گڑھ ہائی سکول اور فینچوگنج کی کیمیاوی کھاد کی فیکٹری کا دیکھنے کے علاوہ چائے کے باغات بھی دیکھیں گے وفد کے ارکان مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان سے بھی ملاقات کریں گے

• کراچی ۳؍اکتوبر۔ حال ہی میں وزارت خزانہ مسٹر نسیم احمد خان کی صدارت میں اعلیٰ اختیارات کی حامل ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو بجٹ تیار کرنے کے طریقوں وغیرہ کے بارے میں تجاویز پیش کرے گی اس میں دونوں صوبائی حکومتوں کا ایک ایک نمائندہ بھی شامل ہے کمیٹی جس کے قیام کی اجازت صدارتی کابینہ نے دے دی ہے کام کا آغاز عنقریب راولپنڈی میں ہوگا۔

• الجزائر ۳؍اکتوبر۔ صدر احمد بن بیلا نے ان فرانسیسیوں کی زرعی زمینیں قومی ملکیت میں لے لی ہیں جو الجزائر سے بھاگ کر فرانس چلے گئے تھے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اصل مالک زمین کا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس میں ہل چلاتا ہے اس حکم میں دس لاکھ ایکڑ اراضی متاثر ہوگی حکومت فرانس نے اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

• راولپنڈی ۳؍اکتوبر۔ ملائیشیا کا پارلیمانی وفد مسٹر عبد العزیز بن حاجی محمد علی کی قیادت میں کراچی سے پی آئی اے کے ذریعہ راولپنڈی پہنچ گیا۔ وفد نے سب سے پہلے قومی اسمبلی کے قائم مقام سپیکر مسٹر افضل چیمہ سے آدھ گھنٹہ تک ملاقات کی بعد میں وفد نے شیخ خورشید احمد وزیر قانون سے بات چیت کی وزیر قانون نے وفد کو بتایا کہ پاکستانی عوام کے دل میں ملائیشیا کے عوام کی بڑی قدر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملائیشیا کے عوام پاکستانی عوام کے ہم مذہب ہیں آپ نے کہا پاکستانی عوام ملائیشیا کے امور میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اس کا ثبوت اس امر سے بخوبی مل سکتا ہے کہ پاکستان کے سارے اخبارات ملائیشیا کی خبریں نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔

• منیلا ۳؍اکتوبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملائیشیا۔ انڈونیشیا اور فلپائن کے وزراء خارجہ کی ایک کانفرنس بہت جلد بنکاک میں ہوگی جس میں ملائیشیا سے متعلق اختلافات رفع کرنے اور تینوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے سوال پر بات چیت کی جائے گی مسٹر سالویڈور لوپیز وزیر خارجہ فلپائن نے نیویارک سے واپس آ کر اخبار نویسوں کو بتایا کہ تھائی لینڈ نے یہ تجویز کی ہے کہ وزیروں کی سطح پر تینوں ملکوں کی کانفرنس بنکاک میں منعقد کی جائے۔

• کراچی ۳؍اکتوبر۔ کراچی پولیس نے ٹریفک کے حادثات کی تفتیش کا علیحدہ شعبہ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس شعبہ میں شہر میں ٹریفک کے حادثات کی اطلاع دی جائے گی۔

انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کا چوالیسواں جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اسی روز نماز عشاء کے بعد جلسہ سالانہ کا اجلاس محترم جناب شیخ محمود الحسن صاحب سی۔ ایس۔ پی کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب نے مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعض مختصر پہلوؤں پر اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت ٹھوس اور پُر مغز تقاریر فرمائیں

اسی روز یعنی ۲۸ ستمبر کی صبح کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے شانتی نگر میں مکرم فضل الکریم صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کے بعد محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب، محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان، محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور خاکسار (چوہدری ظہور احمد) نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں

مورخہ ۲۹ ستمبر کو جلسہ سالانہ کا صبح کا اجلاس محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم جناب شیخ محمود الحسن صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم محمد سلیم اللہ صاحب نے علی الترتیب "خلافت ثانیہ کے عہد میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی" "اسلام اور معاشرتی زندگی" "تحریک جدید کی عظیم الشان برکات" اور "وقف جدید کی اہمیت" پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صاحب صدر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا اور احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

مورخہ ۲۹ ستمبر کو جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس سہ پہر کے وقت منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے ادا فرمائے تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلے مکرم مولوی غلام صمدانی صاحب خادم مبشر نے "نظام خلافت کی اہمیت" پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے علی الترتیب "مادیت اور اسلام" "ہستی باری تعالیٰ" اور "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ" پر تقادیر فرمائیں۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے جن کی تعداد پانچ ہزار کے قریب تھی خطاب فرمایا۔ جملہ حاضرین نے جو جگہ کی قلت کے باعث احمدیہ دار التبلیغ کے باہر تک پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کی تقریر پوری توجہ اور گہرے انہماک سے سنی جلسے کے اس اختتامی اجلاس میں شہر کے بعض ممتاز اور معزز غیر از جماعت حضرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا جو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے کرائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر اراکین وفد کی مشرقی پاکستان سے مراجعت

بقیہ صفحہ اوّل

حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کیا حضور نے آپ سے دورہ مشرقی پاکستان کے حالات دریافت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس دورہ کے اسلام اور احمدیت کے حق میں بہت شاندار نتائج ظاہر فرمائے اور وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کو اپنے فرائض کما حقہ پورے اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

امسال انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز یکم۔ دو۔ تین نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انصار اللہ اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بڑے لڑکے عزیزم عبد اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰؍۹؍۶۳ اور یکم نومبر ۱۹۶۳ء کی درمیانی رات کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام جاوید تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے آمین (غلام رسول ٹھیکیدار مغلپورہ)

نوٹ: مکرم غلام رسول صاحب ٹھیکیدار نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینجر روزنامہ الفضل)